THE DAILY UMMAT KARACHI, MONDAY NOVEMBER 18, 1996

1996

نگراں حکومت کا اصل کام کیا ہے ؟

پروفیسر خورشید احمد

موجودہ سیاسی صورت حال کا ایک اہم پہلو عبوری حکومت کے بارے میں عوام کا رویہ ہے اور اس حکومت نے جن اہداف کا اعلان کیا ہے ان کے حوالے سے عوام کا تجزیہ بھی ہے ایک امکان جس کا اظہار بھی کیا جا چکا ہے وہ یہ ہے کہ عبوری حکومت آباد میں راہ ہموار کرنے کے بعد انتخابات کر لونے کی جس کے نتیجے میں آئندہ امور مملکت سر انجام دینے کے لئے لئے مینڈیٹ کے ساتھ نئی قومی اور صوبائی اسمبلیاں وجود میں آپ میں کی۔

اینھا بیر یہ کام بہت محد دو سوار کھائی دیتا ہے کوئی بھی عبوری صورت جسے عوامی مینڈیٹ حاصل نہ ہو اس کے لئے عوام کی جاب سے تائیہ ملک کے بہتر مفاد میں نہیں ہوگی۔ عبوری حکومت میں شامل کئے جانے والوں کے جو ہام لئے جارہے ہیں من میں ایسے کئی لوگ بھی شامل ہیں جن کا ماضی مشکوک رہا ہے اور یہ دونی قوتوں سے جن کے رابطے اور تعلق کی داستانیں جیش حسین شکوک و شبہات کو مضر و تی رہی ہیں۔

پاکستان کے عوام ملک میں بد عنوان حکومت کے خاتمے کی صبر آزما کوششوں پر لائق مبارکباد ہیں لیکن انہیں اپنی اس او صورتی کامیابی پر قناعت کر کے بیٹے نہیں جانا چاہیئے۔ عوام ستا اپنے مقاصد اور اہداف کے ایک جزو پر کامیابی حاصل کی ہے ان کی چیدہ جمعہ کو جاری رہنا چاہئے تا آنکہ حقیقی قومی مقصد یعنی اسلام کی وفادار قیادت لانے کا مقصد پورا ہو سکے جو حکمرانی کی ایل او اور مقام پر ستوں کے کسی بھی گردہ سے تعلق نہ رکھتی ہوں اس حوالے سے آنے والے چند ماہ تک ایسے ہی جوش و جذبے کو بے قرارہ کھنے کے لئے ضرورت بہت ضروری اور ناگزیر ہے جیسا کہ سابقہ حکومت کو گرانے کے لئے جوش و بند سید اور قوت کا مظاہرہ کیا جا چکا ہے اس مقصد کے لئے ایک واضح پروگرام بھی ہونا چاہئے۔

دوسری جانب عبوری حکومت کو پورے نظام کی اصلاح کے کام کا بیڑا اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے جو کہ ایک طویل المیعاد مقصد ہے اور جس کا اسے کوئی مینڈیٹ بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ طویل المیعاد اصلاحات کرے۔ عبوری حکومت کے سامنے فوری تشویش اور اقدامات کا جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ کسی تانی کے بغیر اتصالی عمل شروع کر دینا چاہئے، ایک اعلی اختیاراتی عدالتی کمیشن تشکیل دیدیا جانا چاہئے جس کا خاص کام ی رو که در اختیار استے کا نا جائز استعمال کرنے والوں کے خلاف بھر پور کارروائی کر سکتے۔ جنھوں نے سرکاری وسائل کو لوتا ہے اور ملک کی معیشت کو تاراج کر دیا ہے اس کمیشن کا ایک خود مختار پر انکی الگ الگ ہونا چاہئے جس میں صرف ایسے ہی اصحاب شامل ہوں جن کے کردار پر کوئی انگشت نمائی نہ کر سکے کوئی بھی خصومت ، او پیشن یا شعری کو حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ

پراسیکیوٹر کے پاس شکایات درج کراسکیں جس کو جہاں وہ ضروری سمجھے ظاہر کردہ شواہد پر تحقیقات اور داوری شروع کر دینا چاہئے شکایت کنندگان کو مکمل تحفظ فراہم کیا جانا چاہئے تاہم محض بدنام کرنے کے لئے کی جانے والی یا بد نیتی پر مبنی شکایات بھی قابل سزا ہونی چاہئیں مالیاتی اداروں کے اہم اور کلیدی مناصب پر بد عنوان اور نائل افراد کی جگہ صرف اہل امین افراد ہی کو مامور کیا جائے اور صرف سیاسی رہنماؤس کے سفارش کردہ افراد ہی نہیں بلکہ بیورو کر نہیں اور ان کے دیگر شریک جرم

افراد کو بھی ماخوذ کیا جانا چاہئے تاہم اس حوالے سے بھی کسی قسم کا سیاسی انتقام نہیں ہونا چاہئے یہ عمل فوری آغاز کا تقاضا کرتا ہے اور جو لوگ اس عمل کے نتیجے میں مجرم ٹھہرائے جائیں انہیں انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئیے ایسے مجرموں کو دی جانے والی سزا کی نوعیت کی طالع آزمائی کو روکنے والی ہونی چاہتے یعنی اسے زندگی بھر کے لئے سیاست یا سرکاری ملازمت سے فارغ کر دینا چاہیئے کہ جائیداد ضبط کرلی جانی چاہئے اور ملک کو اس نے جو نقصانات پہنچاتے ہیں ان کی تلافی کرائی جانی چاہئے علاوہ از میں اس کے جرائم کے لحاظ سے سزا اور جرمانے بھی عائد کئے جانے چاہیے۔

الیکشن کمیشن کی تشکیل نو بھی ضروری ہے اسے خود مختار اور آزاد بنایا جانا چاہئے اور اسے وہ تمام اختیارات دیئے جانے چاہئیں جو نہ صرف منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کرانے کے لئے ضروری ہوں بلکہ اسے آئین کے آرٹیکل ۶۲ اور ۶۳

میں مذکورہ معیار کے مطابق امید واروں کی موثر پڑتال کا اختیار بھی ہونا چاہئے اس سلسلے میں درج ذیل تجاویز پر غور کیا جا سکتا

ہے جو بھی کسی سرکاری عمد ہے، قومی یا صوبائی اسمبلیوں کی رکنیت کے کے لئے خود کو پیش کرتا ہے اسے اپنے اور اپنے اہل خانہ کے اثاثوں اور واجبات کا عام اعلان کرنا چاہئے ان اثاثوں کے حصول اور اس کے طرز زندگی کے حوالے سے ثبوت فراہم کرنے کی ذمہ داری متعلقہ فرد پر عائد ہونی چاہئے تا ہم پر سر عام اس کے اعلان کے بعد الیکشن کمیشن کی یہ ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ بھی بر سر عام اس کی امیدوار کے اثاثوں کا اعلان کرے اور آئین کے آرٹیکل ۲۲ اور ۶۳ کی بڑے پیمانے پر تشہیر کے ذریعے اعتراضات طلب کرے الیکشن کمیشن کو اور یمن کی سطح پر الزامات (اگر ہوں) کی سرسری تحقیقات کا عدالتی نظم قائم کرنا چاہئے اور اس کی موزونیت ہونے یا نا مناسب ہونے کے بارے میں فیصلہ کرنا چاہیے صرف وہی امیدوار جو اس تعمیری عمل سے کامیابی سے نکل آئیں انہیں انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی جانی چاہئے۔

مالی اخراجات کی مد مقرر کی جانی چاہئے اور اس کی سختی . سےامیدوار کی اہمیت کا باعث قرار دیا جانا چاہئے اور ایسے امیدواروں کی سر پرستی کرنے والی سیاسی جماعت پر بھی جرمانہ عائد کیا جانا چاہئے۔

ٹی وی اور اخبارات کے اشتہارات عوامی مظاہرے اور جلوسوں کی ممانعت : دوئی چاہتے اس کے بجائے الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہونی چاہیئے کہ دو ہر حلقہ انتخاب میں مناسب مقامات پر عوامی اجتماعات کا بندو بست کرے جہاں امیدوار کو اپنے پروگرام اور اپنے پیغامات عوام کے سامنے پیش کرنے کا موقع دیا جانا چاہتے امید واروں کو گھر گھر رابطہ کی اجازت دی جانی چاہئے تا کہ دو کتا بچے اور پوسٹر جاری کر یں لیکن اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو نا چا ہیے پارٹی کوئی وی اور ریڈیو سے اپنا پیغام پیش کرنے کا بھی موقع بھی دیا جانا ضروری ہے پولنگ اسٹیشن اتنے فاصلہ پر ہونے چاہئیں جہاں آسانی سے پیدل جایا جا سکے پولنگ کے دن امیدواروں کی جانب سے ٹرانسپورٹ کے استعمال پر پابندیہونی چاہئے تا ہم مناسب پوائنٹس سے سرکاری ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی جانی چاہئے اس کے نتیجہ میں بہت سی ہے قاعدگیاں ختم ہو جا ئیں گی اور جمہوری کلچر کے فروغ کا باعثہیں گی اور دولت کلچر کے خاتمہ کا باعث بھی ہوں گی جو پاکستان کے دور حاضر کے انتخابات کی ایک خصوصیت بن گئی ہے۔

آزاد امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہونے کے سلسلے کو ختم کر دیا جانا چاہئے اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس تصور کو ہی مکمل طور پر باطل قرار دے دینا چاہئے اور یہ لازم کر دینا چاہئے کہ آزاد امید دار صرف ایسی صورت میں منتخب قرار دیا جائے گا بشر طیکہ او اپنے حلقہ انتخاب کے دونوں کا ۵۱ فیصد حاصل کرلے۔

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی دن منعقد کیے گانے چاہیے کوشش کی جانی چاہئے کہ انتخابات مناسب نمائندگی کی بنیاد پر کرائے جائیں خواتین کی نشستوں اور محفوط و جدا گانہ انتخابات کے مسئلے کا بھی خیال رکھا جانا چاہئے مناسب نمائندگی کے نظام میں آزاد امیدوار کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور پارٹی ہی پورے محمل کی مجموعی طور پر ذمہ دار بن جائے گی اور یہ درج کیا جاسکتا ہے کہ صرف وہی پارٹیاں پارلیمینٹ یا صوبائی اسمبلی میں اپنی نشستیں برقرار رکھ سکے گی جو قومی یا صوبائی ووت کا کم از کم دو فیصد حاصل کرنے کی قومی اسمبلی کی صورت میں یہ شق بھی رکھی جا سکتی ہے کہ ہر قومی پارٹی کو ملک کی تمام صوبائی اسمبلیوں میں ڈالئے گئے دونوں کا کم سے کم ڈھائی فیصد حاصل کرنا بھی لازمی ہے۔

ان بنیادی اصلاحات کے مادہ عبوری حکومت کو حسب ذیل اقدامات کو بھی یقینی بنانا چاہئے۔ امیدوار کے مالی وسائل کی تشریح و تعبیر ایسی مہم شروع کی جانی چاہئے جس میں کہا جائے کہ جو بھی انتخابات میں کامیابی حاصل کرے اور حکومت سازی کرے اسے پارلیمینت یا صوبائی اسمبلی کے ایک سرکاری رجسٹر میں (جیسی بھی صورت : دانی کے مطابق) تمام اقتصادی اور مالیاتی مفادات اور سیاسی اور این جی او تعلقات کے بارے میں اعلان عام کر دیتا ہو گا وزیرا عظم ، وزیر اعلی ، تمام وزراء ، شیرہ معاد تین خصوصی کو کسی آئی کاروبار سے وابستہ رہنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے جن سے انہیں مالی طور پر فوائد حاصل ہوتے ہوں یہ اس سے قبل اثاثوں کے حوالے سے دیئے جانے والے بیان حلفی کے علاوہ ہونا چاہئے۔

صوابدیدی اختیارات کے خاتمے ، پلاٹوں کی الائمنٹ ایو پست، ماتحتوں کے تقریر، ٹرانسفرز و غیرہ کے صوابدیدی اختیارات کو قانونی شکل دی جانی چاہئے اور ایسے اقدامات میں ملوٹ کئے جانے والے کسی بھی شخص کو صرف سرکاری یا عوامی محمد سے ناتال کر دینا کافی نہیں بلکہ اسے سزا بھی دی جانی چاہیے جو مناسب بھی : و اور جس میں قید اور جرمانہ دونوں شامل ہوں۔ بالکل ابتدائی سطح پر قوم کو بڑے بڑے مسائل پر حرامی ریاد کو بر قرار رکھنا چاہئے یہ مسائل حسب ذیل ہیں : (الف) یکے بعد دیگرے آنے والی قیادت خاص طور پر سیکولر اور مغرب نو از طبقہ کا نظریہ پاکستان اور پاکستان کے مقاصد را بدانی سے تحسین نداری پر مشتمل رویہ - (ب) جاگیر داری زمینداری، برادری، قبائلی، فرقہ وارانہ یا دولت کی بنیاد پر گروپنگ کے ذریعے معاشرہ پر اداروں کی صورت میں استحصالی طبقوں کا کنٹر دل و جب تک اس انتظامی ڈھانچے کو ختم نہیں کیا جاتا اور

متوسط طبقہ اور عام لوگوں کو سیاسی عمل میں شریک نہیں کیا جاتا جتنی بار بھی تبدیل آئے وہ مصنوعی اور محض آرائشی
ہوگی (ج) معیشت کے حوالے سے سمین بد عنوانیاں ، ترقیاتی ترجیحات بھی من مانے فیصلے، دولت اور آمدنی کی با منصفانہ
تقسیم، تعلیم ، صحت ، انصاف ، زندگی کی سلامتی اور ضمانت اور عام آدمی کی املاک کے تحفظ کی ضمانت سب کا فقدان
پاکستان کے لئے ایک بنیادی چیلنج ہے جب کہ پالیسی سازی کا پورا گروہ تبدیل نہیں کر دیا جاتا اور جب تک نئی ترجیحات کی
طرف پورے وسائل کا بہاؤ نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک ہماری قومی زندگی کا نیا باب شروع نہیں ہو سکتا۔ (1) اسلام کے نفاذ
اور عوام کے حقوق کی آئینی شقیں آج وقت تک غیر موثر اور نا قابل عمل میں آئین کو من مانے طور پر چیدہ چیدہ لاگو کرنے
کی بجائے اس کی تمام شقوں پر پورے خلوص سے مملدر آمد کیا جانا چاہئے اس مقصد کے لئے آر تیل ۲ (الف) اور آر تیل ؟
کے حقوق انسانی کے پورے باب اور اسلامی شقوں پر موثر عملدر آمد کی ضرورت ہے۔ انتخابات ایک بے سود کوشش ندگی اگر
ان کو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ بنانے کے لئے بنیادی اقدامات نہیں کئے گئے بلکہ یہ کوشش بھی یقینی طور پر کی جانی
چاہئے کہ ایک نئی سیاسی قیادت انجمرے جس میں آرٹیکل ۹۲ اور ۲۳ کی اہلبیت اور شرائط پائی جاتی ہو۔ (ج) ملک کی سیاسی
آزادی اور اقتصادی استحکام کو خطرہ لاحق ہے بیرونی دنیا خاص طور پر امریکہ اور اس کے زیر پر ستی اور زیر کنٹرول
مالیاتی اداروں پر انحصار اس حد تک بڑھ چکا ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا خارجہ پالیسی نیز بین الاقوامی اقتصادی
اور مالیاتی پالیسیوں کو ہماری سیاسی اور اقتصادی آزادی کو یقینی بنانے کے لئے از سر تو مرتب کرتا ہوگا۔

پاکستان کی سلامتی اور بنا کے لئے اپنی مزاحم قوت کو بر قرار رکھنا اور اس میں مزید ترقی حاصل کر نا نا گزیر ہے بھارتی
قبضے سے کشمیر کی آزادی اور اس کے پاکستان کے ساتھ الحاق نیز افعانستان میں اتحاد اور امن پاکستان کے مفاد میں اہم ترین
مسلے ہیں جن پر سابق حکومت نے بڑی حد تک مصالحت کی غلط پالیسی اپنار کمی تھی ان دونوں کو ہماری ترجیحات کی
فہرست میں شامل کیا جانا چاہئے اور انکے حوالے سے ہمارے حکمت عملی کے اہداف کو حاصل کرنے کے لئے وضع کی
جانے والی پالیسیوں پر قومی اتفاق رائے ہونا چاہیے۔ (ترجمہ عبید اللہ قادری)